شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہم کا

دورۂ تھائی لینڈ ومیانمار

بقلم: فیصل احمد خان۔(بینکاک)

تھائی لینڈ جنوبی ایشیا کا اہم ملک ہے۔اس کے پڑوس میں چین، لاؤس، کمبوڈیا، میانمار، ملائشیا اور سری لنکا وغیرہ ہیں۔تھائی علاقے پر ایک عرصہ برما کا تسلط بھی رہا ہے،اس کا مرکزی مقام بینکاک ہے۔تھائی لینڈ اگرچہ مسلم اکثریتی ملک نہیں مگر پھر بھی یہاں بڑی تعداد میں مسلمان بستے ہیں۔ یہاں مسلمانوں نے اپنے مدارس قائم کرر کھے ہیں۔تبلیغی جماعت کے کام کی وجہ سے مسلمانوں میں کافی بیداری پائی جاتی ہے،عمومی طور پر یہاں کے مسلمانوں میں اپنے دین ومذہب، اپنی شناخت اور اپنی معاشرت کے تحفظ کی فکر پائی جاتی ہے۔

بینکاک جو تھائی لینڈ کا مرکزی شہر ہے، یہاں تبلیغی مرکز کے قریب مولانا محمد موسیٰ صاحب نے 'المعھد المدنی' کے نام سے دینی مدرسہ قائم کرر کھا ہے، جہاں کافی تعداد میں طلبہ زیر تعلیم ہیں۔مولانا موسیٰ صاحب کی خواہش تھی کہ ختم بخاری شریف کے موقع پر استاذ الاساتذہ صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ تشریف لائیں، چنانچہ اس سلسلے میں جب حضرت شیخ مدظلہم کو دورۂ تھائی لینڈ کی دعوت دی گئی تو آپ نے قبول فرمالی...... تمام قانونی مراحل سے گزرتے ہوئے بالآخر سفر طے ہوگیا۔

بینکاک ایئرپورٹ پر حضرت کا والہانہ استقبال:

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہم صاحبزادہ گرامی حضرت مولانا عبید اللہ خالد صاحب اور مولانا مفتی معاذ خالد صاحب کی معیت میں ۶ مئی جمعۃ المبارک کی صبح بینکاک ایئرپورٹ پہنچے جہاں مقامی علماء کی ایک بڑی تعداد استقبال کے لیے موجود تھی۔حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم کا والہانہ استقبال کرنے والوں کا ذوق وشوق دیدنی تھا۔

ایئرپورٹ پر مصافحہ ومعانقہ کے بعد قافلہ تبلیغی مرکز بینکاک پہنچا، یہاں تبلیغی مرکز کے بالمقابل واقع مقامی تھائی

تاجر حاجی صالح صاحب کے گھر قیام کا اہتمام تھا۔حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہم طویل سفر کی تکان کے سبب محوِ استراحت ہو گئے، جبکہ دیگر مہمانانِ گرامی نے ناشتہ تناول کر کے آرام کیا۔

آج چونکہ جمعہ کا دِن تھا۔اس لیے وسط بینکاک میں واقع پاکستانی مسجد جس کے امام مولانا عزیز بنگرامی ہیں،نماز جمعہ کے لیے پہنچنا تھا۔حضرت مولانا عبیداللہ خالد صاحب زید مجدہم کا بیان طے تھا۔لیکن مولانا عزیز صاحب کی شدید خواہش تھی کہ حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہم بھی تشریف لائیں، چنانچہ ان کی تمنا کا خیال کرتے ہوئے حضرت والا کی خدمت میں عرض کیا گیا اور آپ تمام تر ضعف اور تکان کے باوجود پاکستان مسجد تشریف لے جانے کے لیے آمادہ ہو گئے۔نمازِ جمعہ سے قبل حضرت مولانا عبیداللہ خالد صاحب کا مفصل بیان ہوا جس میں آپ نے دینی اعمال کی مداومت، دنیا کی بے ثباتی، نیک اعمال کی قوت و اثر انگیزی کو بیان کیا، نیز ماہِ رمضان کے لیے تیاری و استقبال کی طرف بھی توجہ دِلائی۔

پاکستان مسجد بینکاک میں حضرت والا کا بیان:

بعدازاں امام صاحب کی دعوت پر حضرت شیخ الحدیث مدظلہم نے بھی چند منٹ بیان فرمایا،جس کا خلاصہ یہ تھا کہ:

''امریکا نے، باطل اور طاغوت نے ہر طرف نئی نئی چیزیں بکھیر دی ہیں، نئی روشنیوں اور دنیا کی چمک دمک کے چکر میں نہ پڑو...... ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ،سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو اپناؤ، جب آپ سنتوں کو اپنائیں گے، آخرت کو ترجیح دیں گے تو آپ کامیاب ہوں گے اور اگر دنیا کے چکر میں آخرت کو فراموش کر دیں گے تو آپ ناکام ہوں گے۔''

چونکہ مقامی حضرات میں حضرت والا کی تشریف آوری کی پہلے سے اطلاع ہو چکی تھی اس لیے بڑی تعداد میں لوگوں نے نمازِ جمعہ میں شرکت کی۔نماز کے بعد والہانہ انداز میں حضرت سے مصافحہ کیا، اس موقع پر بہت سے پاکستانی احباب بھی حضرت کی زیارت وملاقات کے لیے حاضر تھے۔

تبلیغی مرکز میں حضرت والا کا بیان:

جمعہ کا دِن گزار کر شب ہفتہ میں تبلیغی مرکز میں شب گزاری کا عمل ہوتا ہے، مرکز کے امیر جناب غلام محمد قاسم صاحب المعروف''بابو بھائی'' کی درخواست پر حضرت مولانا عبیداللہ خالد صاحب نے مرکز میں تفصیلی بیان فرمایا۔ بیان کی ترجمانی مولانا نعیم صاحب نے کی۔ بعدازاں حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہم نے تقریباً پندرہ منٹ بیان فرمایا، آپ کے بیان کا خلاصہ یہ ہے:

''کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواصل الاحزان دائم الفکرۃ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ غمگین رہتے تھے، ہر وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فکر سوار رہتی تھی، اور یہ فکر کون سی تھی؟ یہ فکر اس کی تھی کہ کسی طرح اللہ

تعالیٰ کی مخلوق اللہ تعالیٰ سے جُڑ جائے۔ اس انسان کو پیدا اللہ تعالیٰ نے کیا ہے اور یہ انسان اپنا تعلق اللہ تعالیٰ کے غیر سے جوڑتا ہے۔ جب ہمیں اللہ تعالیٰ نے ہی بنایا ہے تو ہمیں اسی سے جُڑنے کی فکر کرنی چاہیے...... ایک بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ) تو ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو اپنانا ہے۔ آج لوگ سنتوں کی پروا نہیں کرتے، نئی نئی چیزوں اور دنیا کی چمک دمک کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کا یہی غم تھا کہ کسی طرح اللہ کے بندے اللہ تعالیٰ سے جُڑ جائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی غم تھا۔ سارے نبیوں کا بھی یہی کام تھا۔ آج دعوت وتبلیغ میں یہی کوشش ہے کہ انسان اللہ سے جُڑ جائیں اور اس کے احکام کی پیروی کرنے والے بن جائیں۔ میں عاجز اور معذور ہوں، آدھی تہائی بات مشکل سے کہہ پاتا ہوں، میری بات کا خلاصہ یہ ہے کہ دعوت وتبلیغ کی محنت نبیوں والی محنت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محنت ہے کہ کسی طرح ہم اللہ سے جُڑ جائیں اور اس کے احکام کی پیروی کرنے والے بن جائیں، اس کام کے لیے خوب محنت کرو، پیچھے نہ ہٹو۔''

معہد المدنی کی تقریب ختم بخاری:

۷ مئی بروز ہفتہ مرکز کے مدرسہ ''معہد المدنی'' میں ختم بخاری شریف کی پر وقار تقریب تھی۔ ساڑھے آٹھ بجے ہی آغاز ہو گیا تھا، حمد ونعت، تلاوت قرآن مجید اور اناشید نے سامعین کے دِلوں کو گرما رکھا تھا۔ ساڑھے نو بجے حضرت مولانا عبید اللہ خالد صاحب زید مجدہم کا نہایت پُر مغز اور تفصیلی خطاب ہوا۔ آپ کے بعد 'معہد المدنی' کے مدیر مولانا محمد موسیٰ صاحب کا بیان ہوا۔ ان کے بعد ایک یمنی عالم کا بیان اللہ تعالیٰ کی محبت اور اتباع سنت پر دِل نشین عربی زبان میں ہوا۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہم کا بیان:

اس تقریب کا مرکزی خطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم کا تھا۔ معہد المدنی کے استاذ مولانا نعیم صاحب نے آپ کو دعوت خطاب دینے سے قبل حاضرین کے سامنے آپ کا تفصیلی تعارف پیش کیا۔ نیز یہ بھی بتایا کہ حضرت شیخ کے آج کے درس کی امتیازی شان یہ بھی ہے کہ تھائی لینڈ کے اس دُور دراز مدرسے کے دونوں مدرسین حضرت شیخ کے شاگرد ہیں، بخاری جزء اوّل کے مدرس بلا واسطہ شاگرد اور بخاری جزء ثانی کے مدرس بواسطۂ حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہید رحمۃ اللہ علیہ (وہ بھی آپ ہی کے شاگرد ہیں)

دورۂ حدیث شریف کے طالب علم مولوی لقمان نے بخاری شریف کی آخری حدیث مکمل سند کے ساتھ پڑھی، اس کے بعد حضرت شیخ نے خطبہ پڑھ کر درسِ حدیث شروع فرمایا، آپ کا فرمانا تھا:

''محدثین کے درمیان کلام ہوا ہے کہ اَصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری کا مقام ہے یا مؤطا امام مالک کا۔ مؤطا امام مالک کو تین وجوہ کی بناء پر بخاری شریف پر فوقیت حاصل ہے:

(۱)امام مالک رحمہ اللہ کا محدث اور فقیہ ہونا علماء کرام کے ہاں بغیر کسی اختلاف کے متفق علیہ ہے۔
(۲)امام مالک رحمہ اللہ کا زمانہ امام بخاری رحمہ اللہ کے زمانے سے مقدم ہے۔
(۳)امام مالک رحمہ اللہ مدنی ہیں جبکہ امام بخاری رحمہ اللہ غیر مدنی ہیں، لہٰذا مدنی کو غیر مدنی پر فضیلت حاصل ہوگی۔

جب امام بخاری رحمہ اللہ کی تالیف منظر عام پر آئی تو علماء کرام کی رائے بدل گئی، اب فیصلہ یہ ہوا کہ اَصح الکتب بعد کتاب اللہ، صحیح البخاری ہے، وجہ اس کی یہ ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ نے مؤطا میں آثارِ صحابہ کو بھی بہت کثرت سے ذکر فرمایا ہے، مرفوع روایات اس میں کم ہیں، جبکہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کا اِلتزام واہتمام فرمایا کہ وہ اپنی صحیح میں اَحادیث مرفوعہ کو ذکر فرماتے ہیں، آثارِ صحابہ اور تعلیقات اس میں بہت کم ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری حیاتِ طیبہ کا نقشہ اپنی تالیف میں پیش فرمایا ہے، یہ تو ہوئی ایک بات۔ دوسری بات یہ ہے کہ پوری صحاح ستہ میں سہل الحصول اور استفادے کے لیے سب سے آسان سنن ترمذی ہے، امام بخاری کے تراجم معرکۃ الآراء ہیں، مشہور ہے کہ فقہ البخاری فی تراجمہ اس کے دو مطلب بیان کیے گئے ہیں،:

ایک تو یہ کہ امام بخاری کی فقاہت ان کے دقیق تراجم الأبواب سے ظاہر ہوتی ہے۔

دوسرا مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ امام بخاری اپنا فقہی نکتۂ نظر اپنے تراجم میں بیان فرماتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ اپنی سنن میں سہل تراجم ذکر فرماتے ہیں اور ان تراجم کے تحت نقل کردہ احادیث کی مطابقت تراجم کے ساتھ بالکل واضح ہوتی ہے۔اس کے علاوہ امام ترمذی حدیث نقل کرنے کے بعد اس کی فنی حیثیت اور اس کا مقام بھی ذکر فرماتے ہیں۔ ساتھ ساتھ فقہی اعتبار سے ائمۂ فقہ کے مذاہب بھی ذکر فرماتے ہیں۔ چنانچہ علماء کرام کے لیے سنن ترمذی سے استفادہ نہایت سہل ہے۔

تیسرا ایک مسئلہ یہ ہے کہ صحیح البخاری کے بعد حدیث کی صحت کے لحاظ سے مسلم شریف کا درجہ ہے، اس کے بعد تیسرا درجہ سنن نسائی کا ہے۔ چوتھے اور پانچویں درجے میں محدثین کی دو رائے ہیں، بعض کے نزدیک سنن ترمذی چوتھے نمبر پر اور سنن ابی داؤد پانچویں نمبر، بعض دوسرے حضرات کی رائے میں سنن ابی داؤد چوتھے نمبر پر اور سنن ترمذی پانچویں پر ہے سب سے آخری درجہ سنن ابن ماجہ کا ہے۔

چوتھا ایک مسئلہ یہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری کی پہلی روایت انما الاعمال بالنیات ......ذکر فرمائی ہے۔صورتِ حال یہ ہے کہ اس روایت کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں کل سات مقامات پر ذکر فرمایا ہے، چھ مقامات میں اس روایت کو مکمل ذکر فرمایا ہے جبکہ پہلی مرتبہ نامکمل ذکر فرمایا ہے...... چنانچہ اس مقام پر **فمن كانت هجرته**

الی اللہ ورسولہ فھجرتہ الیٰ اللہ و رسولہ نقل نہیں کیا گیا۔

اس کا صحیح جواب یہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ''اعمالِ حسنہ'' تو ہیں ہی خیر اور حسن، ان میں اگر نیت نہ بھی کی جائے تب بھی وہ درست اور قابل قبول ہوتے ہیں۔ اصل فکر اس کی ہونی چاہیے کہ نیتِ سیّئہ سے اجتناب کیا جائے، اس لیے کہ نیتِ سیّئہ کی وجہ سے اَعمال اکارت اور ضائع ہوجاتے ہیں۔''

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

درسِ بخاری کے بعد حضرت والا نے دعا فرمائی اور مسجد سے تشریف لے گئے۔ حضرت والا، فیصل احمد خان کے گھر ظہرانے کے لیے تشریف لے گئے، جبکہ حضرت مولانا عبید اللہ خالد صاحب فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ کرام کی دستار بندی فرمانے لگے۔ ظہرانے سے فارغ ہوکر تمام حضرات گرامی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

تھائی شہر'یالا' کا سفر:

آج سہ پہر چار بجے بینکاک سے جنوبی تھائی لینڈ کے شہر یالا کے لیے فلائٹ تھی۔ نماز ظہر سے فارغ ہوکر ایئر پورٹ کے لیے روانہ ہوگئے، 'یالا' شہر پہنچنے کے لیے بینکاک سے ''ہٹ یائی'' شہر تک فلائٹ ہے اور اس کے بعد تقریباً دو گھنٹے کا زمینی سفر یالا شہر تک ہے۔ چنانچہ ہماری فلائٹ ساڑھے پانچ بجے شام کو'ہٹ یائی' پہنچی۔ مقامی احباب استقبال کے لیے موجود تھے۔ بینکاک سے سفر کرنے والوں میں حضرات گرامی قدر کے علاوہ مولانا موسیٰ صاحب مدیر مدرسہ معہد المدنی، حاجی حنیف صاحب، مولانا عمر فاروق اور راقم شامل تھے۔ ''ہٹ یائی'' شہر سے یالا کے لیے روانہ ہوئے، راستے میں'چنا' کے مقام پر پہلے سے طے شدہ پروگرام کے تحت مقامی حضرات نے ایک مدرسے میں حضرات گرامی کی شام کی چائے ودیگر لوازمات کے ساتھ ضیافت فرمائی۔

حضرت والا گاڑی ہی میں تشریف فرما رہے، طلبہ کرام گاڑی کے قریب جمع ہوگئے۔ حضرت والا نے سب کے لیے دعا فرمائی۔ چائے کی بھی تعریف فرمائی رات آٹھ بج کر تیس پر قافلہ'یالا' مرکز پہنچ گیا۔ اہلِ مرکز اور علماء کرام و طلبہ عظام نے آپ کا پُر تپاک استقبال کیا۔ حضرت والا عشاء کی نماز ادا فرما کر آرام کے لیے لیٹ گئے، دیگر احباب گرامی مرکز کی طرف سے دیے گئے عشائیہ میں شریک ہوئے، بعد ازاں نمازِ عشاء ادا کرکے آرام کرنے لیٹ گئے۔

'یالا' میں حضرت والا کا بیان اور اجازت حدیث:

اگلے دِن صبح بروز اتوار ۸ مئی تبلیغی مرکز یالا میں ختم بخاری شریف کی تقریب منعقد ہونا تھی، صبح ساڑھے آٹھ بجے تقریب کا آغاز ہوا، معمول کی کارروائی کے بعد ساڑھے نو بجے حضرت مولانا عبید اللہ خالد صاحب زید مجدہم کا خطاب شروع ہوا، آپ کے خطاب کے دوران ہی حضرت شیخ الحدیث مدظلہم تشریف لے آئے۔ حضرت والا کے تشریف لاتے ہی مولانا عبید اللہ خالد صاحب خاموش ہوکر منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔ مقامی علماء کرام نے

حضرت والا سے اجازت چاہی کہ دورۂ حدیث کے طلبہ نہ صرف یہ کہ بخاری شریف کی آخری حدیث پڑھیں بلکہ مؤطا امام مالک کی بھی ایک حدیث پڑھ کر حضرت والا سے مؤطا امام مالک کی بھی اجازت کے متمنی ہیں۔ حضرت والا نے درخواست قبول فرمائی، چنانچہ دورۂ حدیث کے ایک طالب علم نے بخاری شریف کی آخری حدیث اور مؤطا امام مالک کی ایک حدیث پڑھی۔

حضرت والا نے بینکاک کے درس ختم بخاری شریف میں فن حدیث سے متعلق پُر مغز خطاب فرمایا تھا جبکہ ’یالا‘ میں اِصلاحی خطاب فرما کر طلبہ و علماء کو عمل کی طرف دعوت دیتے ہوئے اِصلاح کی طرف متوجہ فرمایا۔ حضرت والا نے ارشاد فرمایا:

’’آج دنیا میں اہلِ باطل نے نئی نئی چیزوں کو بکھیر دیا ہے، آپ نئی روشنیوں کے چکر میں نہ پڑیں، اگر آپ کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع کریں۔ آج مولوی لوگ تصویریں بنواتے ہیں، مووی بناتے ہیں، آپ ایسا نہ کریں، آپ اپنے مقام کی قدر کریں، مجھے تو ڈر لگتا ہے کہ ناقدری نہ ہو جائے، اگر آپ اس منصب کی قدر کریں گے تو آپ کامیاب ہوں گے اور اگر ایسا نہیں کریں گے تو آپ ناکام ہوں گے۔‘‘

مدرسے کے اساتذہ کی درخواست پر حضرت والا نے اجازت حدیث مرحمت فرمانے کے بعد دُعا فرمائی اور مسجد سے رخصت ہو گئے۔ بعد ازاں حضرت مولانا عبید اللہ خالد صاحب نے دستار بندی فرمائی۔

مقامی علماء کرام کی حاضری:

حضرت والا کی قیام گاہ پر بہت سے مقامی علماء زیارت و ملاقات کے لیے حاضر ہوتے رہے، دس دس کی جماعت میں حاضر خدمت ہونے والے لگ بھگ ۸۰ کے قریب علماء کرام کو حضرت والا نے اجازت حدیث بھی مرحمت فرمائی۔ اجازتِ حدیث دیتے وقت حضرت والا دو باتوں کو بار بار تاکید سے ارشاد فرماتے رہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ آپ حضرات تقویٰ کا اہتمام فرمائیں اور دوسری یہ کہ دنیا میں سب سے اچھا کام وہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **انما بعثت معلماً** میں تو معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں، لہٰذا آپ حضرات درس و تدریس کے شعبے سے ہمیشہ وابستہ رہیں۔‘‘

تھوڑی دیر بعد رات کا کھانا تناول فرما کر حضرت والا نمازِ عشاء ادا فرما کر سو گئے۔ (باقی آئندہ)

☆☆☆